کیا عاشور کے دن پانی کی قلت کے باوجود غسل کیا تھا؟

<"xml encoding="UTF-8"?>

سوال کا خلاصہ
امام حسین علیہ السلام اور آپ کے باوفا جانثاروں نے پانی کے قلّت کے باوجود کیسے عاشور کے دن غسل کیا ؟
سوال
عاشور کے دن وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے سلسلہ میں تاریخی منابع میں ملتا ھے کہ امام حسین جب اپنے اصحاب کے ساتھ نماز کے قیام سے فارغ ہو گئے تو آپ نے لشکر کی ترتیب و تنظیم فرمائی لشکر کو منظم کرنے کے بعد اس طرح ملتا ھے کہ "أمر فضرب له فسطاط ، ثم أمر بمسک فمیث فی جفنة، ثم دخل الحسین فاستعمل النورة و"...اس سے پتہ چلتا ھے کہ امام نے حکم دیا کہ خیام برپا کئے جائیں اور کچھ نظافت اور صفائی کے وسائل فراھم کئے جائیں اور انھیں ایک ظرف میں رکھ دیا جائے پھر آپ خیمہ میں داخل ہوئے اور اپنے بدن کے زائد بالوں کو زائل کرنے کے لئے نورہ کا استعمال کیا اس تذکرہ کے ذیل میں یہاں تک ملتا ھے کہ آپ کے دو صحابی امام علیہ السلام کے بعد اس خیمہ میں داخل ہونے کے لئے ایک دوسرے سے رقابت کر رہے تھے کہ جلدی خیمہ میں داخل ہو جائیں (... وقف عبدالرحمن بن عبدربه و بریر بن حضیرالهمدانی علی باب الفسطاط و ازدحما أیهما یطلی بعده ...) چنانچہ امامعلیہ السلام کے خیمہ سے نکلنے کے بعد یہ لوگ اس صفائی ستھرائی کے خیمہ میں داخل ہوتے ھیں (فلما فرغ الحسین دخلا (... کچھ لوگ سعه صدر کے ساتھ یہ کہتے ھیں کہ امام علیہ السلام نے غسل شہادت کیا تھا ، البتہ واضح سی بات ھے کہ غسل شہادت کا نورہ کے استعمال سے کوئی تعلق نہیں ھے ۔
اس صفائی اور تنظیف کی علت کو" عبد الرحمن بن عبد به " اور" بریر بن حضیر الهمدانی "کے درمیان ہونے والی گفتگو سے سمجھا جا سکتا ھے (بریر یهازل عبدالرحمن فقال له: و الله ما هذه بساعة باطل. فقال بریر: و الله إنّ قومی لقد علموا أنی ما احببت الباطل شابا و لا کهلا و لکنی مستبشر بما نحن لاقون، والله ما بیننا و بین

الحورالعین إلا أن یمیل هؤلاء علینا بأسیافهم). بریر عبد الرحمن کے ساتھ مزاح کر رہ تھے اور اشاروں کنایوں میں چھیڑ چھاڑکر رہے تھے عبد الرحمن نے کہا یہ چھیڑ چھاڑکا وقت نھیں ھے بریر نے کہا خدا کی قسم میرے قوم و قبیلہ والے یہ بات اچھی طرح جانتے ھیں کہ میں نے کبھی نہ اپنی جوانی میں اور نہ ھی بڑھاپے میں فالتو بات کرنا پسند نھیں کی لیکن ابھی جو مجھے بشارت ملی ھے اس پر خوش ھوں خدا کی قسم ھمارا اور بڑی آنکھوں والی سفید پوست جنتی حوروں کا فاصلہ اتنا ھی ھے کہ یہ لوگ (عمر سعد کا لشکر) اپنی شمشیروں سے ھمارے گلوں کو جدا کر دیں ۔

بھر کیف علت جو بھی ھو وہ خود امام علیہ السلام اوران کے اصحاب سے متعلق ھے ۔ لیکن وہ چیز جھاں سوال اٹھ رھا ھے وہ ان باتوں کے درمیان تناقض کا پایا جانا ھے جو امام حسینعلیہ السلام کی عزاداری کے مراسم میں خیام امام علیہ السلام میں پانی کی قلت کے مسئلہ کو لیکر سنی جاتیں ھیں اور اس کے مقابل میں وہ باتیں جو تاریخ میں ذکر ھوئی ھیں

مذکورہ عبارت کو ھم نے(ابن الاثیر الجزری متوفی 630 ھ،ق) کی الکامل فی التاریخ کی تیسری جلد ص 418 سے نقل کیا ھے (چاپ ، بیروت، 1987دار الکتب العلمیہ) اس واقعہ کو جن دوسرے جن منابع نے نقل کیا ھے ان میں سے کچھ یہ ھیں :

مقتل الحسین اور طبقات ،آثار واقدی کی پانچویں جلد

تاریخ الطبری ، محمد بن جریر الطبری (310- 224 ھ۔ق) جلد 5 ص 422-423، چاپ دوم ، قاھرہ 1967۔ دارالمعارف ،

البدایۃ والنھایہ ، ابن کثیر (774-701 ھ ،ق) جلد 11 ، ص 534 چاپ اوال ، دار ھجر ۔ 1998

سیرہ معصومان ، سید محسن امین جبل عاملی ، ترجمہ ،علی حجتی کرمانی ، جلد چھارم ، ص 152، وغیرہ ۔

جو کچھ ابھی تک ذکر ھوا اسکی روشنی میں یہ پتہ چلتاھے کہ پانی کا بحران کم از کم صبح روز عاشور تک تو نھیں تھا اور امامعلیہ السلام کے پاس کافی مقدار میں پانی کا ذخیرہ موجود تھا تبھی تو امامعلیہ السلام نے کم از کم اپنے دو صحابیوں کے ساتھ نظافت و صفائی کے امور انجام دئے ۔ یقینا اگر کوئی ایسی صورت حال ھوتی کہ امامکو اس بات کا احتمال ھوتا کہ پانی کی قلت ھو جائے گی جیسا کہ ھم مجالس میں سنتے ھیں تو امام علیہ السلام پانی کی بچت کرتے تاکہ آپ کے بچے تشنگی اور پیا س سے جاں بلب نہ ھوں ۔

مجالس میں ذکرھو نے والی روایات اور تاریخ میں نقل ھوئے مطالب کے درمیان جو تناقض پایا جاتا ھے اسے کیسے حل کیا جائے؟

ایک مختصر

امام حسین علیہ السلام ، ان کے اھل بیت علیھم السلام اور ا اصحاب کرام کی پیاس سے متعلقہ تاریخی روایات کے سلسلہ میں تحقیق ور جستجو اوران روایات کے جائزہ سے جو امام اور ان کے اصحاب کے صبح عاشور غسل کو بیان کرتی ھیں یہ بات سامنے آتی ھے کہ اس سلسلہ میں جو چیز تاریخی مسلمات میں سے ھے وہ ایک تو امام حسین علیہ السلام کے کاروان کا محاصرہ اور پانی سے ممانعت ھے اور دوسری امام حسین علیہ السلام کی شھادت کے لمحات تک آپ کی پیاس ھے ۔

اس کے علاوہ جو کچھ اور تاریخی کتابوں میں نقل ھوا ھے ان تمام نقل ھونے والی باتوں میں کوئی ایک بھی مسلم اور قطعی نھیں ھے اوریہ نقل ھونے والی چیزیں قابل اعتماد اسناد کی حامل بھی نھیں ھیں

اگر هم ان روایات کی اسناد میں پائے جانے والی مشکل کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے تمام تاریخی منقولات کے ایک ساتھ معنی کرنا چاہیں اور انہیں یکجا جمع کریں تو ہمیں چند نکات کو مد نظر رکھنا ہوگا ۔

1۔ امام علیہ السلام اور آپ کے با وفا ساتھیوں کو اپنی شہادت پر یقین تھا اور سب نے خود کو شہادت کے لئے تیار کر رکھا تھا اس امر کو دیکھتے ہوے امام علیہ السلام نے چاہا کہ یہ شہادت ظاہری اور باطنی دونوں صورتوں میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ محقق ہو اور اس کے جزئی سے جزئی پہلو میں بھی پاکیزگی اور تقدس کا عنصر شامل رہے ۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں غسل نہ صرف ظاھری طور پر طھارت اور پاکیزگی کا باعث ھے بلکہ باطنی اور معنوی طھارت کی فضا کو بھی فراھم کرتا ھے اور یہ بات بھی توجہ کے لائق ھے کہ (ھماری عادت کے برخلاف) غسل کی انجام دھی میں بھت زیادہ پانی صرف نھیں ھوتا ھے بلکہ بھت مختصر سے پانی میں بھی غسل کیا جا سکتا ھے ۔

2۔ پانی کو لیکر دشمن کا محاصرہ اور اسکی جانب سے برتی جانے والی سختی ، گرم ھوا ، ان سب میں وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ شدت بڑھتی جا رھی تھی ۔ پس یہ کھا جا سکتا ھے کہ امامعلیہ السلام نے جب غسل کیا ھے اور آپ صفائی ستھرائی سے فارغ ھوئے ھیں تو اس وقت مشقتوں کے باوجود پانی کی فراھمی کا امکان تھا لیکن جب دشمن کی طرف سے سختی اور تنگی بڑھتی گئی اور گرمی کی شدت میں بھی اضافہ ھوا ھوگاتو ظھر کے بعد امام علیہ السلام کے قافلہ کو شدید پیاس کا سامنا کرنا پڑا ھوگا ۔

3۔ یہ احتمال بھی دیا جا سکتا ھے کہ وہ پانی جس سے امامعلیہ السلام نے غسل کیا وہ پانی پینے کے قابل نہ ھوگا ۔

ان تمام باتوں کو دیکھتے ھوئے دونوں قسم کی روایتوں کو مانا جا سکتا ھے ۔

تفصیلی جوابات

امام حسین علیہ السلام اور آپ کے جانثار ساتھیوں کی پیاس اور ان پر پانی بند کئے جانے کے سلسلہ میں جو دلائل اور شواھد ھم تک پھونچے ھیں وہ کچھ اسطرح ھیں :

1۔ تقریبا تمام تاریخی منقولات اس بات پر متفق نظر آتے ھیں کہ امام علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کی شھادت سے تین دن قبل آپ پر پانی بند کر دیا گیا ابن زیاد نے عمر سعد کو حکم دیا کہ حسین بن علی علیہ السلام اور پانی کے درمیان حائل ھو جائے اور انھیں پانی لینے کی اجازت نہ دے ، اور عمر سعد نے عمرو بن حجاج کو 500 لوگوں کی ھمراھی میں بندش آب کے ذمہ دار کے طور پر مامور کیا اور یہ بیان ھو اھے کہ یہ بندش آب امام علیہ السلام اور ان کے باوفا ساتھیوں کی شھادت سے تین دن قبل سے تھی ۔ [1]

2۔شیعہ[2] اور اھل سنت [3] دونوں کی تاریخ میں نقل ھونے والے مطالب نیز پیغمبر [4] اور ائمہ معصومین علیھم السلام [5]سے نقل ھونے والی روایتوں اور زیارت ناموں[6] میں بیان شدہ مطالب کی روشنی میں یہ کھا جا سکتا ھے کہ امام حسین علیہ السلام کی تشنہ لبی کے ساتھ شھادت ایک یقینی اور مسلم امر ھے اور تواتر کے ساتھ نقل ھونے والی خبریں اس پر دلالت کر رھی ھیں ۔

3. بهت سی روایتوں میں واضح طور پر عاشور کے دن امام علیه السلام اور ان کے اصحاب کی پیاس کوبیان کیا گیا هے ان میں من جمله روایتیں کچھ یوں هیں :

الف: وه روایت جو حضرت علی اکبرعلیه السلام کی پیاس کو جنگ کے دوران بیان کر رهی هے جس میں آپ نے اپنے بابا سے کها : العطش قد قتلنی "بابا پیاس مجھے مارے ڈالتی هے " [7]

ب: وه روایت جو شهادت حضرت عباسعلیه السلام سے قبل آپ کے پانی لانے کے لئے میدان جهاد کی طرف جانے کو بیان کرتی هے ۔ [8]

ج: جناب حر علیه السلام کا کوفیوں سے یه خطاب کرنا که حسینعلیه السلام اور ان کی عورتوں اور بچوں کو تو تم نے فرات کے پانی سے روک دیا هے جبکه یهود و نصاری اور مجوس اس پانی کو پی رهے هیں اور جانور بھی اس سے سیراب هو رهے هیں لیکن یه اصحاب حسین علیه السلام هیں جو پیاس کی شدت سے بیهوش هوجاتے هیں [9]

لیکن ان ذکر شده شواهد کے باوجود بعض تاریخی کتب میں ذکر هونے والے مختلف بیانوں سے معلوم هوتا هے که محاصره کے دوران هی امام علیه السلام کے ساتھی پانی حاصل کرنے میں کامیاب هو گئے جن میں بعض شواهد یه هیں :

الف: پانی کے محاصره کا جناب عباس علیه السلام کے ذریعه توڑا جانا ۔ بهت سے لوگوں نے روایت کی هے که امام اور ان کے اصحاب پر پانی بند کئے جانے کے بعد جب شدت پیاس کا غلبه هوا تو امام علیه السلام نے حضرت عباس علیه السلام کو کچھ لوگوں کے ساتھ پانی لینے کے لئے بھیجا ، آپ کچھ لوگوں کو لیکر گھاٹ پر پهونچے اور وهاں عمرو بن حجاج کے لشکر سے لڑائی هوئی اس حمله کے نتیجه میں اکثر منابع (عموماً اهل سنت) یه کهتے هیں که آپ کامیابی کے ساتھ بھری هوئی مشکوں کے همراه خیمه میں واپس پلٹے [10] لیکن انساب الاشراف میں اس تذکره کے بعد یوں بیان هوا هے : یه کها جاتا هے که عمر سعد کے لشکر کی جانب سے پانی پهونچنے کو روکنے کی جو کوشش هوئی اس کشمکش کے نتیجه میں امام علیه السلام کی قیام گاه تک زیاده پانی نه پهونچ سکا[11]

"مثیر الاحزان" میں بھی امام علیه السلام کی جانب سے پانی لانے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجنے کی خبر کے تذکره کے بعد صرف عمرو بن حجاج کی مزاحمت کا ذکر ملتا هے اور امام تک پانی پهونچنے کی خبر نهیں ملتی [12]

ب : بعض لوگوں نے نقل کیا هے که بندش آب کے بعد امام علیه السلام پشت خیمه کی طرف گئے اور اور چند جگھوں پر امام نے کھدائی کی اور وهاں چشمے جاری هوئے جس سے تمام اصحاب سیراب هوئے اور انهوں نے اپنی مشکوں کو پانی سے بھرا لیکن جب عمر سعد کو اس بات کی اطلاع ملی تو اس نے حکم دیا که پانی حاصل کرنے سے انهیں روکا جائے [13]

ج: وه روایات جو جنگ سے پهلے امام علیه السلام کے غسل اور آپکی نظافت کو بیان کرتی هیں ، شیخ صدوق نے

امام صادق علیه السلام سے نقل کیا ھے کہ : "امام حسین علیه السلام نے (ظاھر عاشور کے دن صبح میں) اپنے اصحاب سے فرمایا : "پانی پی لو یہ تمھارے لئے پانی کا آخری ذخیرہ ھے ، وضواور غسل کر لو اپنے لباس دھو لو کہ یھی لباس تمھارے کفن ھوں گے اس کے بعد نماز صبح ادا کی " [14]

تاریخ میں موجود ان دلائل کی روشنی میں جن کا خلاصہ ھم نے بیان کیا حسب ذیل چند نتائج حاصل ھوتے ھیں :

1۔ یہ بات مسلم ھے کہ عمر سعد کا لشکر امام علیه السلام کی شھادت سے تین دن قبل سے ھی اس کوشش میں تھا کہ امام علیه السلام اور آپ کے ساتھیوں تک پانی نہ پھونچ پائے اور یہ امر اس بات کا بیان گر ھے کہ امام کے اصحاب علیه السلام کو پانی کی شدید قلّت تھی اسی لئے آپ پھرے اور محاصرہ کے ایام میں بھی پانی کی ضرورت کے تحت لڑنے پر مجبور تھے ۔

2۔ ھر مسلمان اور مورخ اس بات پر یقین رکھتاھے کہ نواسہ رسول جنت کے جوانوں کے سردار امام حسین علیه السلام پیاسے شھید ھوئے اور آپکے سنگ دل دشمنوں نے آخر وقت تک امام کو پانی نصیب نہ ھونے دیا ،

3۔ کتب تاریخ میں ذکرھونے والے دوسرے اقوال کے سلسلہ میں قطعی طور پر کوئی نظر نھیں دی جا سکتی ، اس لئے کہ نہ ان کی شھرت اور کثرت تواتر کی حد تک ھے ، نہ ھی سند کہ اعتبار سے یہ نقل ھونے والے مطالب قابل اعتماد ھیں پس ان سب کو گمان اور احتمال کی نظر سے دیکھنا ھوگا لھذا نہ تو امام علیه السلام اور آپ کے اصحاب کی دو یاتین دن کی پیاس کے سلسلہ میں یقین سے کھا جا سکتا ھے اور نہ پانی کی کثرت کو مانا جا سکتا ھے ۔

4۔ اگر رویات کی سند میں پائی جانے والی مشکل کو نظر انداز کر دیں اور تمام تاریخ میں نقل ھونے والے اقوال کو ایک ساتھ جمع کر کے انکا ایک مفھوم اخذ کر نا چاھیں تو چند نکتوں کی طرف توجہ ضروری ھے :

الف: 1- امام علیه السلام اورآپ کے با وفا ساتھیوں کو اپنی شھادت کا یقین تھا اور سب نے خود کو شھادت کے لئے تیار کر رکھا تھا ، ظاھری قرائن اور شواھد بھی کچھ اس طرح تھے کہ جنکی روشنی میں اول تو جنگ کا نتیجہ صر ف یھی تھا کہ امام اور آپ کے با وفا ساتھی جام شھادت نوش کریں ۔ 2- ظاھری طور پر جنگ کو بھت طولانی نھیں ھونا چاھیے تھا اس لئے کہ امام علیه السلام کے ساتھیوں کی تعداد دشمن کے مقابلہ میں بھت کم تھی اور ھزاروں کے لشکر کاااتنی مختصر تعداد کو شھید کرنا بھت زیادہ وقت کاطالب نھیں تھا۔ جیسا کہ تاریخ بھی یہ بتاتی ھے کہ تقریبا 50 لوگ یعنی امام علیه السلام کے ساتھیوں میں آدھے سے زیادہ صبح عاشور حملہ اولٰی میں ھی شھادت کے درجہ پر فائز ھو گئے [15] لھذا ان تمام باتوں کو ذھن میں رکھتے ھوئے یہ کھا جا سکتا ھے کہ امام علیه السلام نے یہ چاھا کہ یہ شھادت ظاھریاور باطنی دونوں صورتوں میں اپنے حسین انداز میں محقق ھو اس کے جزئی سے جزئی حصہ میں بھی تقدس اور پاکیزگی کی رنگ آمیزی ھو ۔ جیسا کہ ھم جانتے ھیں غسل نہ صرف ظاھری طور پر طھارت اور پاکیزگی کا باعث ھے بلکہ باطنی اور معنوی طھارت کی فضا کو بھی فراھم کرتا ھے اور یہ بات بھی توجہ کے لائق ھے کہ (ھماری عادت کے برخلاف) غسل کی انجام دھی میں بھت زیادہ پانی صرف نھیں ھوتا ھے بلکہ بھت مختصر سے پانی میں بھی غسل کیا جا سکتا ھے

ب : توجه رهے که بندش آب کو لیکر ایک طرف تو دشمن کی سختی اور اسکا محاصره کی تنگی[16]، دوسری طرف گرمی کی شدت وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رهی تھی جس کا نتیجه یه تھا که جتنا جتنا وقت گزر رها تھا امام علیه السلام اور ان کے اصحاب کے لئے پانی کا حصول اتنا هی مشکل هوتا جا رها تھا اور جو لوگ دیر میں شهید هوئے وه زیاده پیاسے تھے پس یه کها جا سکتا هے امام علیه السلام نے جب غسل کیا هے اور آپ صفائی ستھرائی سے فارغ هوئے هیں تو اس وقت مشقتوں کے باوجود پانی کی فراهمی کا امکان تھا لیکن جب دشمن کی طرف سے سختی اور تنگی بڑھتی گئی اور گرمی کی شدت میں بھی اضافه هوا هوگاتو ظهر کے بعد امام علیه السلام کے قافله کو شدید پیاس کا سامنا کرنا پڑا هوگا ۔

ج۔ یه احتمال بھی دیا جا سکتا هے که وه پانی جس سے امام علیه السلام نے غسل کیا وه پانی پینے کے قابل نه هوگا ۔

بهر صور ت بیان شده نکات کو مد نظر رکھتے هوئے کها جا سکتا هے که کسی حد تک روایات کے درمیان موجود تضاد بر طرف هو گیا هے ۔

-----

[1] ر.ک: تاريخ الطبری، ج 5، ص 409؛ البداية و النهاية، ج 8، ص 175؛ الاخبار الطوال، ص 255؛ انساب الاشراف، ج 3، ص 181؛ روضة الواعظين، ج 1، ص 182؛ الارشاد، ج 2، ص 86 ؛ و با همين مضمون: كشف الغمة، ج 2، ص 47؛ اعلام الورى، ص 235؛ الامامة و السياسة، ج 2، ص 11.

[2] اللهوف، ص 117؛ بحار الانوار، ج 45، ص 56.

[3] البدء و التاريخ، ج 6، ص 11؛ الاخبار الطوال، ص 258.

[4] بحار الانوار، ج 44، ص 245.

[5] كامل الزيارات، ص 131؛ وسائل الشيعة، ج 3، ص 282 و ج 25، ص 278؛ مستدرک الوسائل، ج 10، ص 237 و 239.

[6] كامل الزيارات،صص 151 و 168 و 131.

[7] بحار الانوار، ج 45، ص 43؛ الفتوح، ج 5، ص 115.

[8] بحارالانوار، ج 45، ص41.

[9] بحار الانوار، ج 45، ص 10، الارشاد، ج 2، ص 100؛ اعلام الورى، ص 242؛ تاريخ الطبرى، ج 5، ص 428؛ الكامل، ج 4، ص 65

[10] تاريخ الطبرى، ج 5، ص 412؛ الاخبار الطوال، ص 255؛ الفتوح، ج 5، ص 6؛ انساب الاشراف، ج 3، ص 181؛ بحار، ج 44، ص 387، و با اين مضمون الامامة و السياسة، ج 2، ص 11.

[11] انساب الاشراف، ج 3، ص 181

[12] مثير الاحزان، ص 71.

[13] بحار الانوار، ج 44، ص 387؛ الفتوح، ج 5، ص 91.

[14] الامالی، الصدوق، ص 150.

[15] بحار الانوار، ج45، ص12.

[16] بحارالانوار،ج 44، ص388 ـ